© rasailojaraid.com

صاحبِ مشکوٰۃ

امام ولی الدین خطیب تبریزی

از جناب عبدالرشید عراقی صاحب

کتبِ حدیث میں مشکوٰۃ شریف بہت مشہور کتاب ہے اور یہ ہر عربی مدرسہ کے نصاب میں داخل ہے۔ مگر بہت کم لوگ اس کے مصنّف کے حالات سے واقف ہیں۔ ذیل میں صاحبِ مشکوٰۃ کے مختصر حالات درج کیے جاتے ہیں۔

نام و نسب محمد نام، ابوعبداللہ کنیت، ولی الدین لقب۔ لیکن خطیب تبریزی کے نام سے مشہور ہوئے۔

خاندان و وطن آپ کا مولد و مسکن آذربائیجان کا مشہور شہر تبریز ہے جس کی نسبت سے تبریزی کہلاتے تھے۔ امیرالمومنین خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نسبی تعلق تھا جس کی وجہ عمری بھی کہلاتے تھے۔

اساتذہ ان کے اساتذہ میں صرف ایک شیخ علامہ حسین بن محمد بن عبداللہ طیبیؒ کا نام ملتا ہے جن کے ایماء اور مشورے سے آپ نے مشکوٰۃ المصابیح مرتب کی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"طیبی نے اپنے ایک شاگرد کو امام بغوی کی مصابیح کو اس نہج پر مختصر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام مشکوٰۃ رکھا اور اس کی ایک مبسوط شرح لکھی۔"[1]

تلامذہ جس طرح اساتذہ میں آپ کے صرف ایک شیخ کا نام ملتا ہے۔ اسی طرح تلامذہ میں بھی آپ

---

[1] الدرر الکامنہ ج ۲ - ص ۶۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے صرف ایک شاگرد کا نام ملتا ہے۔ اور وہ ہیں امام الدین علی بن مبارک۔ جیسا کہ امام ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) اور شاہ عبدالعزیز دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے اس کی تصریح کی ہے۔[1]

علم و فضل علم و فضل میں ایک ممتاز مقام کے حامل تھے۔ اور اس پر ان کی تصانیف شاہد ہیں۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ "وہ علم و فضل اور حقائق و دقائق کا بحر بیکران تھے"۔[2]

زہد و ورع زہد و ورع میں بھی اپنا جواب نہیں رکھتے تھے اور اس کا اعتراف ان کے شیخ علامہ طیبی نے بھی کیا ہے۔ وہ ان کو بقیۃ الاولیا اور قطب الصلحا۔ کہا کرتے تھے۔ اور ملا علی قاری نے ان کو "تقی نقی" لکھا ہے۔[3]

فقہی مسلک فقہی لحاظ سے وہ شافعی المذہب تھے۔[4]

وفات جس طرح امام خطیب کی ولادت کا سن معلوم نہیں ہو سکا، اسی طرح سنِ وفات کا بھی پتہ نہیں چل سکا۔ مگر یہ مسلم ہے کہ آپ کی وفات ۷۳۷ھ کے بعد کی ہے۔ اس لیے کہ مشکوٰۃ کی ترتیب و تالیف سے آپ ۷۳۷ھ میں فارغ ہوئے تھے۔[5]

تصنیفات ہو سکتا ہے کہ آپ نے کئی ایک کتابیں لکھی ہوں، لیکن آپ کی سب سے مشہور کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" ہے۔

"مشکوٰۃ المصابیح" حدیث کی بہت اہم اور مقبول کتاب ہے۔ صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب حدیث کا مجموعہ ہونے کی بنا پر خود بھی بہت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ خطیب نے اس کی ترتیب اور تالیف میں امام بغوی کی مشہور کتاب "مصابیح السنہ" پر اعتماد کیا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح دراصل امام بغوی کی مصابیح السنۃ کے لیے تکملہ اور ذیل کی حیثیت رکھتی ہے۔ خطیب تبریزی نے اس کو اپنے استاد علامہ طیبی کے ایماء و مشورہ سے مرتب کیا ہے۔ جیسا کہ علامہ طیبی فرماتے ہیں!

"مجھ میں اور میرے دینی بھائی محمد بن عبداللہ خطیب میں ایک مجموعہ حدیث مرتب کرنے

---

[1] اتحاف النبیہ۔ ص ۷۹، و عجالہ نافعہ۔ ص ۶۳

[2] مقدمہ مشکوٰۃ از ابوبکر شادیس [3] ایضاً

[4] تذکرۃ المحدثین ج ۲۔ ص ۳۵۳ [5] ایضاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا مشورہ ہوا اور طے پایا کہ مصابیح کا تکملہ لکھا جائے اور اس کو از سر نو مرتب کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے میری خواہش کے مطابق پوری محنت اور جانفشانی سے یہ مجموعہ مرتب کیا۔[1]

گو مشکوٰۃ المصابیح مصابیح السنہ کا تکملہ ہے تاہم اس میں کہیں کہیں حذف و اضافہ سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس سے ان دونوں کتابوں میں خاصا فرق آگیا ہے۔ احادیث کی تعداد بھی مشکوٰۃ المصابیح میں زیادہ ہوگئی ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں :۔

"امام بغوی نے اختصار کے خیال سے سندیں حذف کر دی تھیں اور کتابوں کے حوالے بھی نہیں دیئے تھے۔ خطیب تبریزی نے حوالے بھی دیے ہیں اور ان صحابہؓ کے نام بھی تحریر کئے ہیں، جن سے حدیثیں مروی ہیں۔ اس وجہ سے ہر حدیث کا ماخذ بھی معلوم ہو جاتا ہے اور اس کی صحت و قوت اور درجہ و مرتبہ کا بھی پتہ چل جاتا ہے"۔[2]

اور خود خطیب اس پر یوں روشنی ڈالتے ہیں :۔

"امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی کی کتاب المصابیح اپنے موضوع پر بہت جامع کتاب ہے۔ اس میں مختلف و متفرق حدیثوں کو نہایت خوبی سے ضبط کیا گیا ہے، مگر اختصار کی بنا پر سندیں حذف کر دی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ بغوی جیسے مستند شخص کا نقل کرنا ہی سند کی حیثیت رکھتا ہے"۔[3]

۲ — امام بغوی نے مصابیح السنہ کی دو فصلیں قائم کی تھیں۔ لیکن خطیب نے ترتیب بدل دی ہے۔ آپ نے دو کے بجائے تین فصلیں قائم کی ہیں۔ پہلی فصل میں امام بغوی کی طرح صحیحین کی روائتیں درج کی ہیں، دوسری فصل میں ان ائمہ کے علاوہ جن سے بغوی نے احادیث نقل کی ہیں ———— بعض دوسرے ائمہ فن کی کتابوں کی حدیثیں بھی شامل کر دی گئی ہیں۔ اور تیسری فصل میں جو بغوی کے یہاں نہیں ہے، مرفوع حدیثوں کے علاوہ ابواب کی مناسبت سے آثارِ صحابہ و تابعین نقل کر کے راویوں کے نام اور کتابوں کے حوالے دیے ہیں۔ جیسا کہ امام خطیب لکھتے ہیں۔

---

[1] کشف الظنون۔ ج ۲ - ص ۴۴۳ - [2] تذکرۃ المحدثین ج ۲ - ص ۲۵۴ -

[3] دیباچہ مشکوٰۃ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ترتیب وتبویب میں صاحب مصابیح کی پیروی کی گئی ہے۔ البتہ ہر باب کو عموماً تین فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں شیخین یا اُن میں سے کسی ایک کی حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ اور دوسری فصل میں ائمہ صحاح (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی) کے علاوہ جن جن سے شیخ نے روائتیں نقل کی ہیں۔ امام مالک، شافعی، احمد، دارقطنی، بیہقی، اور رزین ابن معاویہ وغیرہ کے مرویات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ تیسری فصل میں مقررہ شرطوں کے مطابق اس کے ابواب کے ہم معنی سلف وخلف سے منقول مناسب الحاقات مندرج ہیں۔"[1]

تیسرا فرق مصابیح السنہ اور مشکوٰۃ المصابیح میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے یوں واضح کیا ہے۔

"صاحب المصابیح نے جن حدیثوں کی غرابت یا ضعف و نکارت کی جانب صرف اشارہ کیا ہے، صاحب مشکوٰۃ نے ان کی غرابت یا ضعف و نکارت کے وجوہ بھی بتا دیئے ہیں اور جن کے بارے میں انہوں نے سکوت اختیار کیا ہے، ان کے بارے میں صاحبِ مشکوٰۃ نے بھی سکوت سے کام لیا ہے۔ البتہ بعض جگہ کسی خاص مصلحت و ضرورت کے تحت بعض وضاحتیں کی ہیں جیسے ان روایتوں کے سلسلہ میں جن پر کوئی طعن کیا گیا ہے۔ اور جہاں امام بغوی نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے تو ان کے سکوت کے باوجود امام تبریزی نے ان کی اصل حقیقت واضح کرکے یہ بتایا ہے کہ وہ حسن ہیں یا ضعیف۔"[2]

اور چوتھا فرق مصابیح السنہ اور مشکوٰۃ المصابیح میں یہ ہے کہ جن حدیثوں کو صاحب مصابیح نے مکمل نہیں کیا ہے۔ امام تبریزی نے کسی خاص مصلحت کے تحت ابواب کی مناسبت سے ان کو مکمل درج کردیا ہے۔

حذف و اختصار اس طور پر کیا گیا ہے کہ اوّلاً مصابیح کی مکرر حدیثوں کو مشکوٰۃ میں تکرار کی وجہ سے نظر انداز کردیا گیا ہے۔ ثانیاً مفصل اور طویل روایتوں کی غیر ضروری طوالت وتفصیل کو حذف کر کے مختصر روائتیں نقل کی گئی ہیں اور ثالثاً امام بغوی نے جن طویل حدیثوں کو کسی ایک ہی باب میں تحریر کیا ہے۔ امام تبریزی نے ان کے کچھ حصے تو اسی باب میں نقل کئے ہیں، مگر دوسرے حصوں کو کسی دوسرے

[1] دیباچہ مشکوٰۃ
[2] تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۵۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مناسب باب میں نقل کیا ہے[۱]۔

استدراک مشکوٰۃ المصابیح میں کہیں کہیں امام بغوی پر استدراک بھی کیا گیا ہے۔ جیسا کہ امام تبریزی فرماتے ہیں:

"اگر تم کو مشکوٰۃ کی پہلی اور دوسری فصلوں میں اصل کتاب (مصابیح) سے کوئی فرق واختلاف نظر آئے، مثلاً پہلی فصل میں شیخین کے علاوہ دیگر ائمہ حدیث کی، یا دوسری فصل میں شیخین کی روائتیں درج ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے خود بھی تحقیق وکاوش کی ہے اور حمیدی کی الجمع بین الصحیحین اور ابن اثیر کی جامع الاصول کا تتبع کر کے صحیحین کے متن پہ اعتماد کیا ہے[۲]"

اور دوسری جگہ اپنی تلاش وتفحص کا اس طرح ذکر کرتے ہیں:۔

"میں نے حدیثوں کی تلاش وجستجو اور تحقیق وتفتیش میں اپنے امکان بھر پوری جدوجہد کی۔"[۳]

شروح وحواشی مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت ومقبولیت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ محدثین اور علمائے فن نے اس کے ساتھ بڑا اعتنا کیا ہے اور اس کی متعدد شرحیں، تعلیقات اور حواشی لکھے گئے ہیں۔ فارسی، اُردو، انگریزی اور ترکی زبانوں میں اس کے ترجمے کیے گئے۔ شروح اور حواشی کے نام یہ ہیں۔

۱۔ الاکمال فی اسماء الرجال یہ رسالہ خود امام خطیب تبریزی کی تصنیف ہے۔ اس میں انہوں نے مشکوٰۃ کے رجال پر گفتگو کی ہے۔ امام صاحب نے جب یہ رسالہ لکھ کر اپنے استاد کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی بہت تعریف کی۔ یہ رسالہ چھپ چکا ہے۔

۲۔ الکاشف عن حقائق السنن یہ علامہ طیبی استاد امام خطیب تبریزی کی تصنیف ہے۔ امام تبریزی کی تصنیف ہے۔ امام تبریزی کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ اُن کی تصنیف کی شرح

۱؎ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ۔ ص ۲۵۶

۲؎ دیباچہ مشکوٰۃ

۳؎

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اُن کے استاد نے لکھی۔

چنانچہ علامہ طیبی فرماتے ہیں:

"جب وہ مشکوٰۃ کی تالیف مکمل کر چکے تو میں اس کی شرح لکھنے کے لیے کمربستہ ہوا۔ اس میں مشکوٰۃ کے مشکل مباحث اور غریب الفاظ کو حل کیا گیا ہے اور نکات و لطائف مستنبط کئے گئے ہیں۔ نیز نحوی مشکلات اور معانی و بیان کے مسائل سے بھی بقدر ضرورت تعرض کیا گیا ہے۔ ان مباحث کی تحقیق کے لیے جن ائمۂ فن کی کتابوں کا تتبع کیا گیا ہے ان کے حوالے بھی دے دیئے گئے ہیں۔ حوالے کے لیے مخصوص علامتیں اور نشان مقرر کیے گئے ہیں۔ جہاں حوالے نہیں دیئے گئے ہیں۔ وہ میرے اپنے نتائج فکر ہیں۔ جو لوگ اس کو انصاف کی نظر سے دیکھیں گے، وہ اس کو نہایت مختصر، جامع اور محققانہ کتاب پائیں گے۔"

شروع میں حدیث کے اصول و اصطلاحات اور اس کے اقسام و انواع نیز جرح و تعدیل پہ مفید بحث کی گئی ہے[۱]۔

یہ مشکوٰۃ کی اہم اور مفید شرح ہے۔ اور شرح طیبی کے نام سے معروف ہے۔ ابھی تک چھپی نہیں ہے۔

۳۔ حاشیہ سید شریف | یہ حاشیہ علامہ سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی (م ۸۱۶ھ) کا تصنیف کردہ ہے اور حاشیہ سید شریف کے نام سے مشہور ہے۔ یہ حاشیہ ابھی تک چھپا نہیں۔ اس کا ایک قلمی نسخہ خدا بخش خاں لائبریری پٹنہ میں موجود ہے[۲]۔

۴۔ ہدایۃ الرواۃ الی تخریج المصابیح والمشکوٰۃ | یہ حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ اس میں مصابیح و مشکوٰۃ دونوں کی حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے[۳]۔

---

[۱] کشف الظنون ج ۲ - ص ۴۴۴ بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج ۲ - ص ۴۵۸

[۲] تذکرۃ المحدثین ج ۲ - ص ۴۵۸

[۳] ایضاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵ - منہاج المشکوٰۃ | یہ شرح عبدالعزیز بن محمد بن عبدالعزیز امیری (م ۸۹۵ھ) کی تصنیف ہے [1]

۶ - فتح الالٰہ فی شرح المشکوٰۃ | یہ علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی شافعی (م ۹۷۳ھ) کی شرح ہے [2]

۷ - مرقاۃ المفاتیح | یہ مشہور شرح نامور حنفی عالم شیخ نورالدین علی بن سلطان بن محمد المعروف ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) کی شرح ہے۔ یہ شرح چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس شرح میں پہلے کی تمام شرحوں اور حواشی کے مباحث کے علاوہ دوسری مفید اور ضروری معلومات تحریر کی گئی ہیں۔ اس حیثیت سے اس کو بہت جامع اور اہم خیال کیا جاتا ہے۔ ملا علی قاری اس شرح کے متعلق خود تحریر فرماتے ہیں:-

"چونکہ مشکوٰۃ المصابیح احادیثِ نبوی کی ایک جامع کتاب ہے، اس لیے مجھ کو اس کے مطالعہ کا شوق ہوا، اور میں نے حرم کے شیوخ سے اس کو پڑھا، مگر ان لوگوں کے پاس کوئی صحیح اور مستند نسخہ نہ تھا اور شارحین نے محض بعض لفظوں کو ضبط کیا تھا۔ اس لیے میں نے مختلف نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کر کے ایک صحیح نسخہ تیار کیا۔ پھر ایک لطیف شرح لکھی۔ اس میں الفاظ کو بھی ضبط کیا گیا ہے اور روایتوں کی فنی بحث و تحقیق کر کے ان کے معانی و مطالب کی تشریح بھی کی گئی ہے۔" [3]

۸ - انوار المشکوٰۃ | مولانا ضیاء الدین اصلاحی اس شرح کے بارے میں لکھتے ہیں:-

"یہ ملا علی قاری کے بعد کسی فاضل کی تصنیف ہے۔ اس میں مشکوٰۃ کی تین فصلوں پر ایک اور فصل کا اضافہ کر کے چار فصلیں قائم کی گئی ہیں۔ چوتھی فصل میں ان سات ائمہ حمیدی، ابن کثیر، صنعانی، تستری، اقلیشی، نووی اور رزین کی کتابوں سے ایسی روایتیں درج کی گئی ہیں جو مجتہدین فی المذہب کی مستدل بہا ہیں۔ اور اس طرح یہ مشکوٰۃ

---

[1] تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۵۹ [2] ایضاً ص ۲۵۹

[3] فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر ج ۱ - ص ۳۱۶ بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۵۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور مرقاۃ دونوں کی شرح ہے[1]

۹ - لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح یہ عربی زبان میں مشکوٰۃ کی شرح ہے۔ ہندوستان کے نامور محدث حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) کی تصنیف کردہ ہے۔ یہ شرح دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ شیخ محدث نے فارسی میں بھی "اشعۃ اللمعات" کے نام سے شرح لکھی ہے۔ جب آپ اشعۃ اللمعات کی تصنیف میں مصروف تھے تو بعض مضامین ایسے درپیش آئے جن کی تشریح کو فارسی میں مناسب نہ سمجھا۔ فارسی عوام کی زبان تھی بعض مباحث میں عوام کو شریک کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ لہٰذا جو باتیں فارسی میں قلم انداز کر دی تھیں وہ عربی میں بیان کر دیں، فرماتے ہیں:۔

"دراثنائے مطالعہ آں سخناں روئے نمود کہ درج آں در شرح فارسی مناسب نباشد و از دست دادن آں سخنان را نیز گنجائش ندید۔ پس او شرح آں بلسان عربی نیز شروع نمود تا چندگاہ ہر دو شرح فارسی و عربی معاً تسوید یافت۔ آخر چناں گشت کہ عربی چوں اسپ تازی بیشتر رفت و تمام شد و فارسی در نیمہ راہ ماند۔ چو امرانہ نظر ثانی بر آں مضید شد و تبیض نمود زمانے مدید بر آں گشت و مسودہ فارسی حکم نسیاً منسیا گرفت، باز امر شد کہ فارسی نیز تمام گردد۔"[2]

اس شرح کی تکمیل ۲۴ رجب ۱۰۲۵ھ کو ہوئی۔ اس میں لغوی نحوی مشکلات اور فقہی مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ یہ شرح گوناگوں علمی مباحث لطیف تحقیقات اور مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ علاوہ ازیں احادیث سے فقہ حنفی کی تطبیق نہایت کامیابی کے ساتھ کی گئی ہے۔ خود فرماتے ہیں۔

"کہ اس شرح کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ حضرت امام شافعیؒ اصحاب الرائے میں سے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ اصحاب ظواہر میں سے"[3]

---

[1] تذکرۃ المحدثین ج ۲ - ص ۴۶۰

[2] حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی - ص ۱۶۸ - اشعۃ اللمعات ج ۱ - ص ۲

[3] حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۶۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شروح کے ساتھ ایک مفید و جامع مقدمہ ہے جس میں شاہ صاحب نے اصول حدیث کے مباحث تحریر کیے ہیں۔ یہ مقدمہ مشکوٰۃ کے متن کے ساتھ اور علیحدہ بھی شائع کیا گیا ہے[1]

لمعات التنقیح ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ اس کے قلمی نسخے بانکی پور، رامپور، حیدر آباد، ایشیاٹک سوسائٹی، دہلی اور علی گڑھ کے کتب خانوں میں موجود ہیں[2]

۱۰۔ أشعة اللمعات فی شرح المشکوٰۃ یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی فارسی زبان میں نہایت جامع اور مکمل شرح ہے۔ شیخ محدث نے یہ عظیم الشان کام ۱۰۱۹ھ مطابق ۱۶۱۰ء میں دہلی میں شروع کیا تھا۔ ۱۰۲۵ھ مطابق ۱۶۱۶ء میں چھ سال کی محنت کے بعد مکمل کیا۔ کتاب کے خاتمہ پر لکھتے ہیں:۔

الکتاب شکر اللہ سعیہ وانعم نعمہ ووقع الفراغ من جمیع الاحادیث النبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر یوم الجمعۃ من رمضان عند رویۃ ہلال شوال سنۃ سبع ثلاثین و سبع مائۃ بحمد اللہ[3]

مشکوٰۃ کی شرح لکھنے کا خیال جن حالات میں پیدا ہوا۔ اس کے متعلق خود فرماتے ہیں:۔

"بعد از رجوع از حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً و حصول اجازت روایت حدیث از مشائخ آن دیار شریف چوں توفیق و تائید الٰہی تعالیٰ دستگیری کرد در خدمت اہل علم شریف در مقام استقامت بنشاند خواست کہ کتاب مشکوٰۃ المصابیح را کہ دریں روزگار بسمت تداول و اشتہار موسوم است، شرح کند، و از فوائد آنچہ کہ در کتب قوم دیدہ و از مشائخ وقت شنیدہ یا بخاطر فاتر دے رسیدہ، بطالبان برساند"[4]

---

[1] تذکرۃ المحدثین ج ۲ - ص ۱۶۴ و حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۶۹

[2] ایضاً [3] ایضاً

[4] اشعۃ اللمعات ج ۱ - ص ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"حرمین سے واپسی اور وہاں کے شیوخ سے روایت حدیث کی اجازت لینے کے بعد جب حدیثِ نبوی کی خدمت کی سعادت بندہ کو میسر ہوئی کہ مشکوٰۃ المصابیح کی جس کی غیر معمولی شہرت ہے، شرح لکھی جائے، اور اس میں علماء نے اپنی کتابوں کے جو فوائد لکھے ہیں یا جو شیوخِ وقت سے ہم نے سنے ہیں یا جو ہمارے دل میں ہیں، ان کو طلباء کے سامنے بیان کر دیا جائے۔"

اشعۃ اللمعات کی تکمیل میں حضرت شاہ عبد المعالیؒ کے تقاضوں اور دعاؤں کو بھی بڑا دخل تھا۔ ایک دفعہ شیخ لاہور تشریف لے گئے تو فرمایا "شرح مشکوٰۃ را اتمام کنید۔ انشاءاللہ کتابے شود کہ اہل علم ہمہ از آں مستفید شوند"[۱]

اشعۃ اللمعات چار جلدوں پر مشتمل ہے اور مطبع نول کشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔ ان چار جلدوں میں مضامین کی ترتیب یہ ہے:۔

پہلی جلد میں علمِ حدیث و محدثین پر ۹۳ صفحات کا ایک مقدمہ ہے، جس میں علم حدیث اور اقسامِ حدیث پر عالمانہ اور بصیرت افروز انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوداؤد سجستانیؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ، امام ابن ماجہؒ، امام دارمیؒ، امام دارقطنیؒ، امام بیہقیؒ، امام رزینؒ، امام نوویؒ، امام ابن جوزیؒ کے حالات مختصراً لکھے گئے ہیں، اس کی افادیت کے پیشِ نظر اس کو علیحدہ بھی شائع کیا گیا۔[۲]

اس مقدمہ کے علاوہ پہلی جلد میں مشکوٰۃ کی مندرجہ ذیل پانچ کتابوں کا ترجمہ ہے۔

۱۔ کتاب الایمان   ۲۔ کتاب العلم   ۳۔ کتاب الطہارت۔   ۴۔ کتاب الصلوٰۃ
۵۔ کتاب الجنائز۔

دوسری جلد میں چھ کتابیں ہیں:

۱۔ کتاب الزکوٰۃ   ۲۔ کتاب الصوم   ۳۔ کتاب فضائل القرآن   ۴۔ کتاب الاموات

---

[۱] کتاب المکاتب والرسائل ص ۲۰۶ بحوالہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ص ۱۶۵
[۲] ۱۳۰۵ھ اعظم پریس بجنور سے شائع ہوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ ۶۔ کتاب المناسک۔

تیسری جلد میں مندرجہ ذیل ۹ کتابیں ہیں۔

۱۔ کتاب البیوع ۲۔ کتاب العتق ۳۔ کتاب الحدود ۴۔ کتاب الامارت والقضاء

۵۔ کتاب الجہاد ۶۔ کتاب الصید والذبائح ۷۔ کتاب الاطعمہ ۸۔ کتاب اللباس۔

۹۔ کتاب الطب والرقی۔

چوتھی جلد میں دو کتابیں ہیں۔

۱۔ کتاب الآداب ۲۔ کتاب الفتن۔

چاروں جلدیں ۲۶۵۵ صفحات پر مشتمل ہیں اور شیخ نے مشکوٰۃ کی شرح کا پورا حق ادا کیا ہے[۱]۔ لغات و مطالب کو عمدہ طور پر حل کیا گیا ہے۔ یہ شرح مفید معلومات کا ذخیرہ ہے، اور فقہ حنفی کے مسائل کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ بہت عمدہ شرح ہے[۲]۔

اشعۃ اللمعات کے قلمی نسخے حبیب گنج (علی گڑھ) اسلامیہ کالج پشاور اور ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ، برٹش میوزیم، بانکی پور، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہیں۔ ان سب نسخوں میں حبیب گنج کا نسخہ سب سے زیادہ قدیم اور قابل قدر ہے۔ اس کے خاتمے پر مصنف کے دستِ مبارک سے یہ عبارت درج ہے۔

"تمام شد تسوید ایں کتاب عشیۃ یوم الاربعاء ببیست[۲۰] وچہار ربیع الآخر سنہ ہزار و بیست و پنج از ہجرت سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ واتباعہ اجمعین، و بود ابتداء تالیف سیزدہم ذی الحجہ سنہ یک ہزار و نودہ و بہ تحقیق درآمد درمیان مشاغل دیگر از تالیفات دیگر کہ مجموع تکملہ سال و کسرے باشد، و تمام شد در خانقاہ قادریہ، درو ہی کہ ایں بندہ خدمت می کند۔ او را جاروب می کشد، می افروزد چراغ آں را۔ و بود ابتداء و ختم در یک مکان گویا در مجلس واحد

---

[۱] حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۶۷

[۲] تذکرۃ المحدثین ج ۲۔ ص ۱۶۴۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تمام شد۔ مقصود بیان توفیق الٰہی ست سبحانہ و اعطائے وے استقامت، مرا تخصیص وے تعالیٰ بندہ مسکین را بسلامت و عافیت۔ الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً

حررت ہٰذہ الاسطر علی یدہ مولفہ الفقیر الحقیر عبدالحق بن سیف الدین القادری الدہلوی البخاری، ضحوۃ یوم الجمعۃ ۱۰۵۹ھ الف و تسع اربعین و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین[۱]

۱۱۔ جامع البرکات منتخب شرح المشکوٰۃ — حضرت شیخ نے اپنی شرح مشکوٰۃ کا دو جلدوں میں خلاصہ کیا ہے۔ فہرس التوالیف میں اس کے متعلق فرماتے ہیں:

"مجموع آمدہ است شامل فوائد کثیرہ و عوائد عزیزہ دریں باب یک دو متن حدیث ذکر کردہ، در و باقی احادیث بر مضامین آن اقتصار کردن و اختصار نمودہ شدہ است"[۲]

۱۲۔ اسماء الرجال والرواۃ المذکورین فی کتاب المشکوٰۃ — یہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ اس میں مشکوٰۃ کے سب راویانِ حدیث کے نام یکجا کر دیے گئے ہیں شروع میں خلفائے راشدین کا ایک طویل تذکرہ ہے۔ اس کے بعد اہل بیت کا حال ہے۔ پھر راویانِ حدیث کے حالات حروف تہجی کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں۔

"اسماء الرجال والرواۃ المذکورین فی کتاب المشکوٰۃ" کا ایک قلمی نسخہ بانکی پور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ کتاب ابھی چھپی نہیں ہے[۳]

۱۳۔ الرحمۃ المہداۃ الیٰ من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوٰۃ (عربی) — یہ محی السنۃ مولانا السید نواب صدیق حسن خاں رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) کی تصنیف ہے۔ صاحب مشکوٰۃ امام خطیب تبریزی نے ہر باب کو ۳ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ نواب صاحب نے ہر فصل کے بعد چوتھی فصل کی احادیث کا اضافہ کیا ہے[۴]

(باقی)

---

[۱] حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۶۷۔

[۲] ایضاً ص ۱۷۰ [۳] ایضاً ص ۱۷۱

[۴] ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۶۴

© rasailojaraid.com